



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی بیمار ہو اور طہارت حاصل کرنے سے معذور ہو تو کیا وہ حصول طہارت کے لیے نماز کو مؤخر کر دے یا اسی حالت میں نماز بروقت پڑھ لے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہماری راہنمائی کریں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

مریض کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ طہارت سے معذوری کی وجہ سے نماز کو وقت سے مؤخر کرے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی نیت کے مطابق جس قدر طہارت حاصل کر سکتا ہے، اسے پورا کر کے نماز بروقت ادا کرے خواہ اس کے بدن کپڑے یا جگہ پر نجاست لگی ہو جسے وہ دور نہیں کر سکتا، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمِعُوا أَطِيعُوا... 11 ... سورة النّٰبا

”جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو، اس کے احکام سنو اور ان کی اطاعت کرو۔“

1 حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس کی بجا آوری کرو۔“ 11

اس بنیادی قاعدہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے معذور لوگوں سے ان کے عذر کے مطابق عبادات میں تخفیف کر دی ہے تاکہ وہ حرج اور مشقت میں پڑے بغیر اللہ کی عبادت کو بجالائیں اس سلسلہ میں کچھ شرعی ہدایات حسب ذیل ہیں۔

1۔ مریض کے لیے ضروری ہے کہ وہ پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرے خواہ وہ وضو کی شکل میں ہو یا غسل کرنے کی صورت میں، اگر پانی سے طہارت کرنے سے عاجز ہو یا پانی کے استعمال سے مرض میں اضافے کا اندیشہ ہو تو وہ 1 تیمم کرے، اگر وہ وضو یا تیمم نہ کر سکتا ہو تو کوئی بھی دوسرا شخص اسے وضو یا تیمم کر سکتا ہے۔

2۔ اگر کسی جگہ زخم ہو تو وہاں مسح بھی کیا جاسکتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ مریض اپنے ہاتھ کو پانی سے تر کرے اور اس گیلیے ہاتھ کو زخم پر پھیر دے اگر ایسا کرنا نقصان دہ ہو تو اس زخم پر بھی تیمم کرے۔ اگر زخم پر پٹی بندھی ہے 2 تو اسے دھونے کے بجائے پانی کے ساتھ مسح کر لیا جائے وہاں تیمم کی ضرورت نہیں کیونکہ عضو کو دھونے کے بجائے وہاں مسح کیا جاسکتا ہے۔

۔ صحیح بخاری، الاختصاص: 7288- [1]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 68

محدث فتویٰ